© rasailojaraid.com

کتاب نما

① اشاریہ شمس الاسلام مع فہرست مخطوطات، مرتب: ڈاکٹر صاحب زادہ انواراحمد بگوی۔ ناشر: مکتبہ حزب الانصار، جامعہ مسجد بگویہ، بھیرہ، ضلع سرگودھا (لاہور میں الفیصل، اُردو بازار، لاہور سے دستیاب ہے)۔ صفحات: ۴۱۱۔ قیمت: ۴۵۰ روپے۔ ② اشاریہ السیرۃ عالمی، مرتب: محمد سعید شیخ۔ ناشر: زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز، اے-۴/۱۷، ناظم آباد نمبر۴، کراچی۔ صفحات: ۱۴۴۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔ ③ سیرت ایوارڈ یافتہ اُردو کتب سیرت، مرتبین: حافظ محمد عارف گھانچی، محمد جنید انور۔ کتب خانہ سیرت، کھتری مسجد، ٹھٹھہ بس سٹاپ، لی مارکیٹ، کراچی۔ فون: ۰۳۲۱-۲۸۳۴۲۴۹۔ صفحات: ۱۶۰۔ قیمت: درج نہیں۔ ④ پاکستان میں اُردو سیرت نگاری، ایک تعارفی مطالعہ، سیّد عزیز الرحمٰن۔ ناشر: زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز، اے-۴/۱۷، ناظم آباد نمبر۴، کراچی۔ فون: ۰۲۱-۳۶۶۸۴۷۹۰۔ صفحات: ۱۷۳۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

علمی تحقیق کے لیے اشاریہ (index) ایک مفید بلکہ ناگزیر معاون (tool) کی حیثیت رکھتا ہے۔ اشاریہ کئی قسموں کا ہوتا ہے۔ اُردو میں اشاریہ سازی کی روایت بہت قدیم نہیں ہے۔ اس کی طرف زیادہ توجہ حالیہ برسوں میں ہوئی ہے۔ ایک تو علمی کتابوں میں اشاریے کی ضرورت کا احساس بڑھنے لگا ہے۔ دوسرے رسائل و جرائد کی اشاریہ سازی نے قریبی زمانے میں خاصی پیش رفت کی ہے اور یہ زیادہ تر جامعاتی تحقیق اور امتحانی مقالات کی مرہونِ منت ہے۔ فی الوقت چار اشاریے ہمارے پیشِ نظر ہیں:

● اول الذکر بھیرہ سے ۹۰ سال تک جاری رہنے والے علمی اور دینی رسالے شمس الاسلام کا بہت مہارت اور خوبی سے تیار کردہ اشاریہ ہے، جسے ایک عالم اور محقق ڈاکٹر صاحب زادہ انواراحمد بگوی نے ترتیب دیا ہے (موصوف میڈیکل ڈاکٹر ہیں)۔ اشاریہ سازی کو ہمارے بعض نقاد دوسرے یا تیسرے درجے کی 'غیر تخلیقی' کاوش قرار دیتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ اگر اشاریہ ساز

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے اندر تخلیقی صلاحیت موجود ہو تو اشاریہ بھی ایک 'تخلیق' بن جاتا ہے جیسا کہ زیرِنظر اشاریے سے ظاہر ہو رہا ہے۔

زیرِنظر اشاریے کے شروع میں بگوی صاحب نے ایک عالمانہ اور مختصر مگر جامع مقدمہ بھی شامل کیا ہے۔ انھوں نے اشاریہ بڑی کاوش، محنت اور توجہ کے ساتھ بلکہ کہنا چاہیے کہ ڈوب کر تیار کیا ہے۔ اس کا اندازہ حسب ذیل وضاحت سے ہوگا۔ وہ لکھتے ہیں: ''انڈیکس کے لیے کسی پروفیشنل (ماہر انڈیکس) کی خدمات کے بجائے راقم نے رسالے کی ہر جلد اور ہر شمارہ خود دیکھا۔ مضامین کو ان کے موضوعات کے مطابق یک جا کیا۔ شذرات عام طور پر بلاعنوان چھپتے رہتے ہیں، ان میں ہر شذرے کو اس کے موضوع کے تحت الگ کیا۔ بعض سادہ اور مختصر سی معلومات جن کا تعلّق اہم تحریکوں، نظریوں اور شخصیتوں سے تھا، ان کو اہتمام سے الگ کر کے متعلقہ موضوع کے تحت درج کیا۔ اس میں ہر صفحے اور مضمون کو بغور دیکھا گیا ہے۔ جہاں عنوان ناکافی پایا، وہاں بریکٹ میں اسے واضح کر دیا گیا ہے۔ اس دِقّت نظر کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اب اشاریہ علمی، تحقیقی اور تحریکی کاموں کے لیے ایک نہایت مفید رہنما بن گیا ہے''۔

جون ۱۹۲۵ء میں شمس الاسلام کے اجرا سے قبل بھیرہ ہی سے مئی ۱۹۲۰ء سے ۱۹۲۵ء تک ماہ نامہ ضیاے حقیقت شائع ہوتا رہا۔ اس کے دستیاب (معدودے چند) شماروں کا اشاریہ بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ ہر اندراج یا ہر حوالہ چار چیزوں پر مشتمل ہے۔ تحریر (نظم یا نثر) کا عنوان، مصنف یا مؤلف کا نام، شمارے کا ماہ سال اور تحریر کا صفحہ اوّل و آخر۔ مجموعی طور پر اشاریہ موضوعاتی ہے مگر اسے رسالے کے اشاعتی اَدوار کو چار پانچ حصوں میں تقسیم کر کے مرتب کیا گیا ہے۔ ہمارے خیال میں اگر چاروں اَدوار کا یک جا اشاریہ مرتب کیا جاتا تو قاری کو اور زیادہ سہولت ہوتی اور وہ ایک ہی موضوع پر حوالوں کو چار مقامات پر دیکھنے کے بجائے ایک ہی جگہ دیکھ لیتا۔ آخری حصّے میں اُن مخطوطات اور قدیم قلمی مسودات کی فہرست بھی شامل ہے جو بھیرہ کے کتب خانۂ عزیزیہ بگویہ حزب الانصار میں محفوظ ہیں۔ ہمارے خیال میں زیرِنظر اشاریہ تحقیقی اعتبار سے ایک اہم دستاویز ہے اور حوالے کی یہ کتاب مرتب کر کے ڈاکٹر انوار احمد بگوی صاحب نے ایک بڑا علمی کارنامہ انجام دیا ہے۔

- دوسرا اشاریہ کراچی سے شائع ہونے والے ششماہی رسالے السیرۃ عالمی کا ہے۔

© rasailojaraid.com